**DARYAFT: ISSN 2616-6038 (E), ISSN (P): 1814-2885**
Volume 14, Issue 02, (Dec 2022): DOI # https://doi.org/10.52015/daryaft.v14i2.277

**ڈاکٹر شگفتہ فردوس**
اسسٹنٹ پروفیسر اردو،ڈائریکٹر اسٹوڈنٹس افیئرز،جی سی ویمن یونیورسٹی،سیالکوٹ۔
**ڈاکٹر محمد افضال بٹ**
انچارج فیکلٹی آف آرٹس اینڈ سوشل سائنسز،جی سی ویمن یونیورسٹی،سیالکوٹ۔

# حفیظ تائب کی نعت کے تخلیقی زاویے

**Dr. Shagufta Firdous**
Assistant Professor /Director Student Affairs GC Women University, Sialkot.
**Dr. Muhammad Afzal Butt**
Incharge Faculty of Arts &Social Sciences GC Women University, Sialkot.

# Creative Aspects of Hafeez Taib's Naat

***ABSTRACT***
Dr Shahida Sardar is a renowned poetess of Khyber Pakhtunkhwa. Hafeez Taib is renowned Naat writer. He has a unique natiya consciousness among modern poets. He described the Holy Prophet's(S.A.W) love in various poetry genres like Ghazal , Free verse , sonnet Qatta, Rubai and special form of Alkosaria, . Which includes the ideal aspects of the Prophet's biography, contemporary issues, prayer style, Adorned with sincerity, devotion and the aspect of hope.This article will present thematic dimensions and creative aspects of his poetry.

**Keywords:** *Naat, biography, contemporary issues, aspect of hope, intellectual parts. Creative aspects.*

آقائے محتشم ﷺ کی مدحت میں محبت وعقیدت کے پھول نچھاور کرنا ہر شاعر کی دلی تمنا ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے محبت کا اظہار جس طرح قرآن کریم میں کیا گیا اور اُن کے اتباع کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت قرار دیا گیا، جن کے بارے میں کہا گیا کہ اللہ اور اُس کے فرشتے نبی پاک ﷺ پر درود و سلام بھیجتے ہیں اس لیے اے اہل ایمان تم بھی اُن

**Received: 06th Aug, 2022 | Accepted: 20th Dec, 2022 | Available Online: 30th Dec, 2022**
DARYAFT, Department of Urdu Language & Literature, NUML, Islamabad.
*This work is licensed under a* Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

پر درود و سلام بھیجو۔ اس سے تمام اہل اسلام پر نبی کا مقام و مرتبہ اور اُن کی فضیلت واضح ہوتی ہے۔ اس لیے شاعری میں نبی اکرم ﷺ سے محبت کے اظہار کے لیے نعت گوئی کی روایت ملتی ہے۔ جس کا آغاز خود آپ ﷺ کے عہدِ مبارک میں مدینہ منورہ میں داخلے کے وقت بچیوں کے پڑھے جانے والے خوش آمدیدی کلمات طلع البدر علینا سے ہوتا ہے۔ نعت عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی، تعریف و توصیف بیان کرنے کے ہیں، نعتیہ مضامین کو متنوع ہیئتوں میں بیان کیا جا سکتا ہے۔ نعت نگار اپنے فن کے اظہار کے لیے مثنوی، رباعی، قطعہ، مخمس و مسدس، غزل یا آزاد نظم گویا کسی بھی ہیئت کو اختیار کر سکتا ہے، نعت گوئی میں جمالیاتی قدروں کے ساتھ ساتھ حفظِ مراتب کا خاص خیال رکھا جاتا ہے، یہ ایک مشکل فن ہے کیوں کہ اس میں ذرا سی کوتاہی کی بھی گنجائش نہیں ہوتی اور تعظیم کا پہلو ہمیشہ نمایاں رہتا ہے۔ اس فن کا حق ادا کرنے کے لیے عشق رسول ﷺ سے سرشار ہونا اولین شرط ہے۔ عربی شاعری سے یہ روایت فارسی اور وہاں سے مسلم سلاطین کی ہندوستان آمد اور مستقل سکونت کے ساتھ ہی ایرانی اور عربی تہذیب و ثقافت کے اثرات کے تحت اُردو میں بھی وارد ہوئی۔ اُردو شاعری میں بھی مثنوی کی صنف میں سب سے پہلے نعت لکھی گئی اور بعد ازاں دواوین کا آغاز حمد و نعت سے کیا جانے لگا۔ یوں نعت نگاری نے ترقی کے مختلف مدارج طے کئے اور اسے غزل، قطعہ، مثنوی، مسدس، آزاد نظم وغیرہ کی مختلف ہیئتوں میں برتا گیا۔ فرمان فتح پوری نے نعتیہ شاعری کا تجزیہ کرتے ہوئے کہا کہ

> "عربی فارسی اور اُردو زبانوں کا شاید ہی کوئی مسلمان شاعر ہوں جس نے نعت کی شکل میں حضور اکرمؐ ﷺ سے اپنی عقیدت کا اظہار اور انسانی زندگی پر ان کے احسانات کا اعتراف نہ کیا ہو یہ الگ بات ہے کہ نعتوں کا جتنا بڑا اور قیمتی ذخیرہ عربی فارسی اور اُردو میں موجود ہے کسی دوسری زبان میں نظر نہیں آتا ہے۔"(۱)

اس ذخیرے میں مسلسل اضافے کے لیے اُردو نعت کی روایت میں بڑے بڑے نام ملتے ہیں جنہوں نے اپنے زور قلم کو نبی اکرم ﷺ کی شان بیان کرنے کے لیے وقف کیا۔ اُن میں سے ایک نام حفیظ تائب کا ہے جنہوں نے ابتدا تو غزل نگاری سے کی لیکن نعت لکھنے کے بعد ایسا مزا آیا کہ اپنے قلم کو اس کام کے لیے خاص کر دیا۔ وہ ۱۴ فروری ۱۹۱۳ء میں احمد نگر میں پیدا ہوئے، انہیں اس بات پر ناز تھا کہ وہ اس قصبے سے تعلق رکھتے ہیں جس کا نام ہی احمدِ مجتبیٰ ﷺ کے نام سے منسوب ہے اس کا اظہار انہوں نے کچھ یوں کیا ہے:

خوش ہوں کہ میری خاک احمد نگر کی ہے
مجھ پر نظر ازل سے شہِ بحر و بر کی ہے (۲)

رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ عالی صفات سے محبت اور عقیدت کو انہوں نے اپنی شاعری کا موضوع بنایا اور مختلف اصناف شعر میں نعت لکھی۔ ان کی نعتیہ شاعری پر مشتمل مجموعوں میں "صلوعلیہ وآلہ" اور "وسلمو تسلیما" بطور خاص قابلِ ذکر ہیں۔ حفیظ تائب کو نعت نگاری کی صنف سے والہانہ پن کی حد تک وابستگی ہوئی حتی کہ انہوں نے اس کو تاحیات اپنائے رکھا اور وہ اِسی نسبت کو اپنی بخت رسائی اور اوّلیں حوالہ کہا۔ اُنہیں اپنے دور کا اہم اور منفرد نعت گو ہونے کا اعزاز حاصل رہا، اُن کے کلام اور بیان میں حُبِّ رسول ﷺ کی شیفتگی اور حرمتِ رسول ﷺ سے وابستگی کی عمدہ مثالیں ملتی ہیں، یہی وجہ ہے کہ ڈاکٹر ریاض مجید نے اُن کی نعت نگاری کے حوالے سے کہا کہ "نعت کے موضوع سے حفیظ تائب کی تخلیقی وابستگی کے اثرات ان کے طرز اظہار میں نمایاں ہیں، سبک الفاظ کا انتخاب، مترنم بحور، جذبے کا رچاو، جو اس دور کے نعت گو شاعروں کے نمایاں اوصاف ہیں، تائب کے فن میں اپنی پوری دلآویزیوں کے ساتھ جھلکتے ہیں، اُن کے ساتھ جذب وکیف اور اخلاص و گداز کے جوہر نے انہیں معاصر نعت نگاروں کی صف میں ممتاز و منفرد حیثیت عطا کی ہے۔"[۳] حفیظ تائب نے اس انفرادیت کو ہمیشہ برقرار رکھنے کی ایک شعوری کاوش بھی کی اور اس کا اعتراف کرتے ہوئے ڈاکٹر وحید قریشی نے اُن کی نعت کو روایت سے ہٹ کر عقیدت کا اظہار کہا ہے، جس میں محض سراپا نگاری نہیں کی گئی اور نہ ہی اُن کی نعت نگاری روایت کے تتبع میں صرف حصولِ ثواب کی خاطر ہے بلکہ اُنہوں نے اِس صنف کو تخلیقی سطح پر رفعت عطا کرنے کی کوشش کی ہے جس میں نبی محتشم کے اوصاف حمیدہ کو قاری کے سامنے پیش کیا جاسکے۔ لیکن اس میں عاجزی اور انکساری کے پہلو کو نمایاں رکھا ہے:

کہاں زبانِ سُخن ور، کہاں ثنائے حبیب

اُمیدوارِ عنایت ہے نغمہ زائے حبیب[۴]

اُن کے موضوعاتِ شعری کا جائزہ لیں تو سراپائے رسول ﷺ کے بیان کے ساتھ سیرتِ رسول ﷺ کا بیان ملتا ہے۔ پیکرِ خلقِ عظیم، قامتِ رعنا کے مالک، حسنِ کُل جہاں، مہرِ منیر، وجہ تخلیق کائنات کے اوصافِ حمیدہ کا بیان ہو تو الفاظ بھی کم پڑ جاتے ہیں۔ حفیظ تائب نے آپ کے انہیں اوصاف ﷺ کو بیان کرنے کے لیے اُنہیں گُلِ چیدہ کہا ہے جس سے دوعالم مہک رہے ہیں اور کہیں آپ رسالتمآب ﷺ کی سیرت مطہرہ کو نور کہا، اُن کے رعنائی کردار اور زیبائی افکار کا کوئی ثانی نہیں۔ اُن کی سیرت چمنستانِ حیات کی ضیا اور حسن کا موّاج سمندر رہے۔ یہ سب حفیظ کے حُسنِ کلام کا جوہر ہے کہ اُس ہستی پاک کی شخصیت اور سیرت و کردار کے کئی پہلو قاری کے چشمِ تصور میں سما جاتے ہیں۔ جس میں قرآن کریم کی تفسیر کا پہلو بھی نمایاں ہے اور ہر کمزور کے لیے دستِ مددگار بھی اُن ہی کی ہستی میں میسر آتا ہے۔ اُن ہی کی ذات نے جہان کو تہذیب کی اُس روش پر ڈالا جہاں اُن سے بڑا مصلح کوئی نہیں ملتا:

یاد ہے بات مجھے حضرتِ صدیقہ کی

آپ کا خُلق بھی قرآن ہے سبحان اللہ (۵)

سیرت ہے تری جوہرِ آئینہ تہذیب

روشن ترے جلووں سے ہے جہانِ دل و دیدہ (۶)

ہر بندہ نادار کی قوّت تری رحمت

ہر رہرو درماندہ کی رہبر تری سیرت (۷)

سیرتِ پُرنُور تائب ہم کو دیتی ہے سبق

ہر قدم پر احترامِ آدمیت شرط ہے (۸)

حفیظ تائب کی شاعری کا مطمح نظر اُسوہ حسنہ پر عمل کر کے دنیا میں سرخروئی حاصل کرنا ہے وہ انہیں کو کامل ترین ہستی سمجھتے ہیں۔ اُنھوں نے اپنے دور کے مصائب سے نجات کے لئے آپ ﷺ کو مثالی کردار کے طور پر پیش کیا۔ اُنھوں نے نبی اکرم ﷺ کی ذاتِ گرامی کو وہ ہادی برحق کہا ہے:

جادہ عشقِ محمدؐ پر رواں رہتے ہیں جو

وہ مسافر منزل مقصود پاتے ہیں ضرور (۹)

حفیظ تائب نے جدید نعت نگاری میں اپنی فنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا۔ انہوں نے نعت کو سراپا نگاری تک محدود نہیں رکھا بلکہ اس کے ذریعے نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات اور انسانیت کی معراج کے لیے دیے جانے والے وہ زریں اصول متعارف کرائے جس سے اہل دنیا آشنا نہ تھے، اُنھوں نے اپنی نعت کو اعلیٰ اخلاقی اقدار کے بیان اور آپ ﷺ کے نظامِ مساوات کو متعارف کرایا جس کے تحت حسب و نسب کے تمام تفاخر کا خاتمہ کر کے اعمال صالح کو معیارِ فضیلت قرار دیا گیا۔ اُنھوں نے نبی اکرم کی ذاتِ گرامی کو صفا کا مہرِ منیر اور نورِ ضمیر بھی کہا اور شافع اُمتاں کے طور پر پوری دنیا کے لیے ایک محبوب ہستی کے طور پر پیش کیا جس نے انسانوں کو انسانیت کی قدر و قیمت سے آگاہ کیا، آپ ﷺ کے اِسی وصفِ خاص کی تعریف میں حفیظ کہتے ہیں:

شہ دیں کے فکر و نگاہ سے مٹے نسل و رنگ کے تفرقے

نہ رہا تفاخرِ منصبی، نہ رعونتِ نسبی رہی (۱۰)

سی حرفی پنجابی شاعری کی مشہور صنف ہے حفیظ تائب نے اس میں بھی طبع آزمائی کرتے ہوئے رسول اکرم کے اوصاف حمیدہ اور ہستی پر نور کو خراج تحسین پیش کیا اور آپ کو رہبر عالم قرار دیا۔ انہوں نے حقیقی ثناخوان مصطفیٰ کے طور پر بکثرت آپ ﷺ کے اوصاف کو بیان کیا ہے۔

آپ ہیں جوہر حیات،

نورِ نگاہِ کائنات

پیکرِ جرات و ثبات،

موجبِ راحت و نجات

فکر و نظر کا منتہا

صلی علی نبینا صلی علی محمد (۱۱)

حفیظ تائب کی نبی اکرم ﷺ سے عقیدت وارادات و فور جذبات میں ظاہر ہوتی ہے وہ اُن سے محبت کی اگلی منزلوں جہاں پر عشق کی راہیں متعین ہوتی ہیں جاملتے ہیں لیکن اس میں بھی احترام کا پہلو ہمیشہ پیشِ نظر رہتا ہے اور اُن کے پیرایہ اظہار میں نیاپن پیدا ہوتا ہے۔

تج کے بے روح مشاغل اے دل

چھیڑ حضرت کے شمائل اے دل (۱۲)

اُن کی نعتیں عشق رسول ﷺ کے جذبے سے سرشار ہو کر لکھی گئیں ۔ وہ کائنات کی بھلائی اور اور انسانوں کی فلاح کے لیے اُسوہ رسول ﷺ کو بہترین نمونے کی صورت میں پیش کرتے ہیں۔ اُنہوں نے رسول پاک ﷺ کی حیات افروز تعلیمات سے اپنی نعتوں کو مزین کیا ہے اور آپ ﷺ کی ذات سے وابستہ اعلیٰ اخلاقی اقدار کو واضح کیا جس سے لوگوں کے لیے رہبری اور رہنمائی کے نئے در کھلتے ہیں۔ اس حوالے سے احمد ندیم قاسمی "وسلموا تسلیما" کے دیباچے میں لکھتے ہیں کہ:

"انہوں نے آنحضرت ﷺ کے وجود گرامی سے شدید عشق کے علاوہ ان کی زندگی بخش اور زندگی افروز تعلیمات کو اپنی نعتوں کا موضوع بنایا ہے۔ اور یوں صنفِ نعت کی حدود کو آفاق کی حد تک پھیلایا ہے۔ اس پھیلاو نے نعت کے موضوع اور اظہار کو جو وسعتیں عطا کی ہیں ان کی جھلک اردو نعت میں اس سے ذرا پہلے کم کم ہی دکھائی دیتی تھی۔ (۱۳)

دلوں کی تہہ میں پوشیدہ محبت دیکھنے والا

وہ محبوبِ خدا جذبوں کی وسعت دیکھنے والا

وہی ہے سُننے والا اَن کہے الفاظ چاہت کے

وہی ہے اَن لکھے حرفِ اِرادت دیکھنے والا (۱۴)

حُسنِ محبوبِ خدا میں گُم ہوں

ایک پُر نور فضا میں گُم ہوں

اُن کے سانسوں کی مہک اور مرے اشک

جانفزا آب و ہوا میں گُم ہوں (۱۵)

حفیظ تائب کی نعتوں میں عصری مسائل کی عکاسی بھی ملتی ہے۔ سیرتِ خیر الوریٰ ﷺ کی روشنی میں وہ اُمت کے مسائل کا حل ڈھونڈنا چاہتے تھے اس لیے انہوں نے اپنی نعتوں میں نبی اکرم ﷺ کے سامنے اپنے دل کی ہر کیفیت کو کھول کر بیان کیا ہے۔ اُنہیں اِس بات کا بھی احساس تھا کہ اُمت کی بے عملی نے اُنہیں دنیا میں خوار کر دیا ہے اور دین سے دوری انہیں عزت و وقار کے اعزاز سے محرومی کا باعث ہے، اس لیے کبھی رنجیدہ خاطر ہو کر التجا کرتے ہیں اور کبھی اپنے دل کی کیفیت بیان کرتے ہوئے وہ مدد کے تمنائی نظر آتے ہیں:

مدد مدد کہ کمر ٹوٹنے کو ہے میری

غمِ جہاں کا ہے وہ بار اے شہ ابرار (۱۶)

حفیظ کہیں پر تو دل کا حال اپنے نبی کی بارگاہ میں بیان کر کے مدد طلب کرتے ہیں تو کہیں اپنی قوم کو سنتِ نبوی کے مطابق صبر و استقامت سے مشکلات کا سامنا کرنے کو کہتے ہیں کہ یہ نبیوں کا شیوہ ہے:

یلغارِ غم جاں ہی تو رکھو یہ ذہن میں

جُورِ زمانہ سہنا ہے سُنت رسول کی (۱۷)

کبھی اُن کے دل کی یہ حالت ہوتی ہے کہ اضطراب میں مبتلا ہو کر سوچنے لگتے ہیں کہ نہ جانے اُن کی سب دعاوں کی قبولیت کی راہ میں کون سی دیوار حائل ہے جو اُن کی قوم کی مشکلات ختم ہونے کا نام نہیں لے رہیں:

جانے کیا احوالِ امّت کے بدلنے میں ہے دیر

جانے کیا حائل دُعا کے پُر اثر ہونے میں ہے [۱۸]

حفیظ تائب جب اپنے اہل وطن کو ظلم و ستم، فرقہ واریت، غم واندوہ کا شکار دیکھتے ہیں تو ان کی افسردگی کم کرکے انہیں حوصلہ مندی سے اللہ پاک کی رسی کو مضبوطی سے تھام لینے کا پیغام ملتا ہے۔ انہوں نے ان سب کو فرقہ پرستی کی راہ سے اجتناب برتتے ہوئے اتحاد کی راہ دکھائی کے اسی سے مسائل کا حل نکالا جا سکتا ہے۔ وہ انہیں یقین دلاتے ہیں کہ اگر آج خزاں ہے تو کل بہار بھی ضرور آئے گی احمد ندیم قاسمی کا کہنا ہے کہ اگر آپ حفیظ تائب کی نعتوں کا جائزہ لیں تو یہ بات واضح ہو گی کہ حضور ﷺ کے توسط سے وہ کائناتِ انسانی کے مثبت مطالعہ میں مصروف ہے۔ زندگی کا مسئلہ اس کے موضوع سے خارج نہیں ہے کیونکہ اس کا ایمان ہے کہ اس کائنات کی تخلیق ہی اس وجود گرامی کی خاطر ہوئی جو ختم المرسلین بھی تھا اور خاتم النبیّن ﷺ بھی اور جس کا پیغام صرف عرب یا صرف عجم کے لیے نہیں تھا بلکہ پورے کرہ ارض کے علاوہ پوری کائنات کے لئے تھا۔ [۱۹] حفیظ کی ملکی و ملی جذبات واحساسات کے تحت تحریر کردہ نعتوں سے اس صنف میں مزید وسعت پیدا ہوئی، انہوں نے اس کا دائرہ صفات احمدِ مجتبیٰ کے بیان سے بڑھا کر عصری مسائل کے بیان کی جانب بھی موڑا اور اس کے مضامین کو مزید تنوع عطا کیا۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے ڈاکٹر ریاض مجید نے کہا کہ: تائب نے معاصر مذہبی، سیاسی اور معاشرتی مسائل و اقدار کو جزوِ نعت بنا کر وقیع و وسیع کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اُن کا فنِ نعت غیر نعت گو شعرا کے نزدیک بھی مقبول و پسندیدہ ہے۔"۔ [۲۰] حفیظ تائب کا ایک شعری مجموعہ "مناقب" کے نام سے بھی شائع ہوا جس میں نعتوں کے ساتھ مناقب بھی موجود ہیں جو اُن کی نعت ہی کی ایک وسعت پذیر صورت ہے، انہوں نے اس میں اکابرین ومشاہیر اسلام کی زندگی کو بطور نمونہ پیش کیا ہے۔ اس میں حفیظ تائب نے اُمہات المومنین کے خُلق اور مروّت کے ساتھ اُن کی عنایات کے ساتھ اولیا و صوفیائے کرام کا بھی ذکر کیا ہے۔ انہوں نے اپنی نعتوں کو اتحادِ اُمتِ مسلمہ کے لیے بھی استعمال کیا، اُن کی آرزو تھی کہ اسلام کا پرچم دنیا بھر میں سربلند ہو اور اُمتِ مسلمہ ایک بار اپنا گُم کردہ پھر عزت و وقار حاصل کرلیں۔ اُن کی نظم "طلوعِ فجر" میں بھی اُن کی یہی تمنا جھلکتی ہے اور وہ اپنی قوم کو یہ مژدہ سناتے ہیں کہ:

بارک اللہ صبحِ تابندہ عیاں ہونے کو ہے

مطلعِ اسلام پھر نغمہ فشاں ہونے کو ہے

کان میرے سُن رہے ہیں فجر کی دلکش اذاں

ظلمتِ شب جلد اب وہم و گماں ہونے کو ہے

ملک و نسل و رنگ کے سب ساحلوں کو توڑ کر

قلزمِ دینِ محمد بیکراں ہونے کو ہے (۲۱)

اُن کی نعتوں میں استغاثہ کا رنگ بھی ملتا ہے جس میں وہ اپنی قوم کے غم و آلام کا نجات دہندہ نبی اکرم ﷺ کو کہتے ہیں۔ اُنہوں نے اپنی قوم کی موجودہ حالت کی سچی تصاویر پیش کرنے کی کوشش کی، جہاں وہ عاجزی اور ابتری کی اُس کیفیت کا شکار ہیں جہاں اُن کا کوئی پُرسانِ حال نہیں۔ دنیا پر حکمرانی کرنے والی قوم اب مجبور اور مقہور ہے، اُس کے لیے دنیا میں کہیں جائے پناہ نہیں، اُس کے دشمن مشرق و مغرب میں اندر اور باہر ہر سمت میں اُس پر حملہ آور ہیں، ایسے میں دل سے صرف ایک ہی ہستی کے سامنے اپنے دل کے درد کو بیان کرنے کا حوصلہ ملتا ہے وہ نبی رحمت ﷺ ہیں جو اپنی اُمت کی اس کیفیت پر رنجیدہ ہوں گے اُن کے سامنے اپنے دل کا حال بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

اے نویدِ مسیحا تری قوم کا حال عیسیٰ کی بھیڑوں سے ابتر ہوا

اس کے کمزور اور بے ہنر ہاتھ سے چھین لی چرخ نے برتری یا نبی

دشمنِ جاں ہوا میرا اپنا لہو میرے اندر عدو میرے باہر عدو

ماجرائے تحیّر ہے پُرسیدنی، صورتحال ہے دیدنی یا نبی (۲۲)

حفیظ تائب کی شاعری کا ایک خاص رنگ امید کا ہے ڈاکٹر انور سدید اُن کی شاعری میں ۔"اہم بات یہ ہے کہ ان کی عقیدت نے التجا اور تمنا کی صورت اختیار کی ان کی نعت حقیقت محمدی ﷺ کی تبلیغ کا وسیلہ بھی بن گئی۔ حفیظ تائب نے اس زمانے میں جنم لیا جب دہر کے اندھیرے دین کے اجالوں کو مدھم کرتے جا رہے تھے لیکن انہوں نے اندھیروں سے منہ موڑ کر اجالوں کو قبول کر لیا تھا۔ (۲۳)۔ اسی اُجالے کی مدد سے نہوں نے اپنے ماحول کی تیرگی کو ختم کرنے کی کوشش کی اور کرب کی کیفیت کے باوجود اُن کے دل میں اُمید کی شمع جگمگاتی رہی کہ ایک وقت ضرور آئے گا جب اُمت کی یہ مشکل گھڑی ٹل جائے گی اور اُس کی گم کردہ توقیر اُسے اپنے نیک عمل سے واپس ملے گی، اس حالت کو انتہائی پُرسوز انداز میں یوں بیان کرتے ہیں:

زیست کے تپتے صحرا پہ شاہِ عرب، تیرے اکرام کا ابر برسے گا کب

کب ہری ہو گی شاخِ تمنا مری، کب مٹے گی مری تشنگی یا نبی

یا نبی اب تو آشوبِ حالات نے تیری یادوں کے چہرے بھی دھندلا دیے

دیکھ لے ترے تائب کی نغمہ گری بنتی جاتی ہے نوحہ گری یا نبی (۲۴)

جب اندھیروں میں بھٹکنے کو تھی تائب زندگی

سیرتِ خیر الوریٰ کی روشنی کام آگئی (۲۵)

وہ شافع محشر ﷺ سے اُس لمحے مدد کی اُمید رکھتے ہیں جس دن کوئی کسی کے کام نہیں آسکے گا، اُس دن سب کی پُرسانِ حال ایک ہستی ہوگی جو نبی اکرم ﷺ کی ہے۔ اس لیے حفیظ تائب کی نعت میں کشتِ آرزو کی آبیاری کے لیے سرچشمہ بھی اُسی ذات سے پھُوٹتا ہے اور اُسی کی تجلیات اُن کی شاعری میں منعکس ہوتی ہیں۔

مجھ سیہ کار کو دیتے ہیں شفاعت کی نوید

شاہِ ابرا کی شب رنگ عبا کے جلوے (۲۶)

عقبیٰ کی منزلوں میں بھی ہوگا وہ دستگیر

آسان جس کے فیض سے کارِ جہاں ہوا (۲۷)

اُسی ذات کو وہ عزت و توقیرِ انسانی کا منبع بھی کہتے ہیں جن کا ذکرِ جمیل مشام جاں کو ہمیشہ معطر کرتا ہے، اور اُسی کی تعریف کو حفیظ تائب نے اپنی شاعری کا محور بنایا:

مری تسکیں، مری بخشش، مری توقیر کے ضامن

محمد ہی محمد ہیں برملا کہیے، بجا کہیے (۲۸)

حفیظ تائب کی نعتوں میں متنوع جہات کا تجزیہ کرتے ہوئے ڈاکٹر محمد فخر الحق نوری لکھتے ہیں:

"اُن کی نعتوں میں حسن و جمال بھی ہے، فضائل و شمائل بھی ہیں۔ معجزات بھی ہیں، سیرت و کردار کا بیان بھی ہے، عصری شعور بھی، ذاتی اور اجتماعی ہے حوالے سے حضور کی بارگاہ میں استغاثہ و استمداد کی لے بھی ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ دلوں میں عشقِ رسول کی شمع روشن کرنے کی قوت و تاثیر بھی اُن کی نعتوں کی امتیازی خوبی ہے۔" (۲۹)

وہ اپنی آزاد نظم "زریں اُفق" میں نبی کریم ﷺ کو دائمی بہار قرار دیتے ہیں۔ جس کے خوش رنگ پھول اس کائنات کو مہکائے ہوئے ہیں، اُسی سے اُمید کی سبھی تاریں جڑی ہیں۔ وہ اس نظم میں کہتے ہیں:

وہ زرّیں افق آستانِ نبی ہے

جہاں رفعتیں سر جھکائے ہوئے ہیں

جہاں فصل گل کا تبسم سمٹ کر امر ہو گیا ہے (۳۰)

نعت کے جہاں فکری پہلو بہت اہمیت کے حامل ہیں وہیں اُس کے فن کی نزاکتوں کو سمجھتے ہوئے اُس کو بطریقِ احسن استعمال کرنا بھی ایک فن ہے۔ حفیظ تائب کی نعتیں فکری اور فنی دونوں اعتبار سے اعلیٰ درجے کی ہیں جس میں اُن کے وفورِ جذبات اور محبت میں وارفتگی کا پہلو نمایاں ہے ۔ حفیظ تائب کی نعتوں کا ایک حُسن اس میں استعمال ہونے والے مترنم الفاظ اور بحور بھی ہیں، جس سے اُن کے اسلوب کا جمالیاتی وصف، سامنے آتا ہے۔ انہوں نے اپنی نعت نگاری میں تمام شعری اوصاف کو بروئے کار لا کر نعت کو ایک نئی پہچان عطا کی۔

کھلا بابِ حرم الحمدِ للہ

کرم ہے دمبدم الحمدِ للہ

پیامِ راحتِ دارین لائے

کرم ہے دم بدم الحمدِ للہ (۳۱)

عارف عبدالمتین نے کہا تھا کہ جدید نعت نے روایتی نعت کو اس کی مذکورہ تحدید سے آزاد کر کے ایک مجتہد دانہ اقدام کیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس تبدیلی نے جدید نعت گو شعرا میں اپنی نعت کو محض جذبات و احساسات کے بیان سے اوپر اُٹھا کر فنّی سطح پر اِس کی وسعت اور وقعت میں اضافے کی ایک بھرپور کوشش کی ہے۔ یوں تخلیقی سطح پر اردو نعت نگاری کے میدان میں بہت تنوع پیدا ہوا اور شعرا نے اُسے سماجی مسائل کے بیان کے لیے بھی استعمال کیا۔

"جدید نعت جہاں آنحضور ﷺ سے جذباتی اور احساساتی تحرک کا فیضان حاصل کر کے اپنی فنّی سطح کو ارفع تر بناتی ہے اور اس کی تخلیقی گرفت کو مضبوط تر بناتی ہے وہاں آنحضور ﷺ کی سیرت کے پیکرِ زریں سے اکتسابِ نور کرتی ہے اور ان کے کردار کے گوناگوں اوصاف حمیدہ سے عمرانی حوالے سے ان کے افعال و اعمال کی نوعیت و وقعت کا ادراک کر کے آشوبِ ذات اور آشوبِ کائنات پر قابو پانے اور ان کا مؤثر سدِّباب کرنے کے طریقے نہ صرف خود سوچتی ہے بلکہ دوسروں کو بھی سمجھاتی ہے۔ اور یوں وہ انفرادی و اجتماعی ہر دو سطح پر فروغ اور ارتقاء کی راہیں کھول کر شخصی ، قومی ، ملّی اور بالآخر انسانی نشوونما کے امکانات کا دائرہ وسیع سے وسیع تر کرنے میں گراں قدر معاونت کرتی ہے (۳۲)

حفیظ تائب نے بھی جدید نعت کے ان سنہری اصولوں سے فیض یاب ہو کر اپنے فن کو انسانیت کی ترفیع و تحلیل کے لیے استعمال کیا اور اپنے عہد کی ترجمانی کی۔ انہوں نے پاکستان میں سیاسی خلفشار سے لے کر امت مسلمہ کی زبوں حالی مذہبی اور اخلاقی قدروں کی پامالی اور عالم اسلام کو درپیش مسائل کے بیان کے لئے بھی اپنی شاعری کو استعمال کیا حفیظ تائب کا شمار جدید نعت گو شعرا میں ہوتا ہے۔ انہوں نے اس صنف میں نیا پن پیدا کرنے کی شعوری کوشش کی۔ **اس** لیے موجودہ عہد کو بھی حفیظ تائب کا عہد کہنا بے جا نہیں کیوں کہ اُنہوں نے نعت گوئی کی جس روش کو اپنایا آج بھی اس کا تتبع کیا جارہا ہے۔

حوالہ جات


۱-فرمان فتح پوری، ڈاکٹر، اردو کی نعتیہ شاعری، آئینہ ادب، لاہور، ۱۹۷۴ء ص ۲۱

۲-حفیظ تائب، وسلمو تسلیما۔ القمر انٹرپرائزرز، لاہور، ۲۰۰۴ء۔ ص ۹

۳-ریاض مجید، ڈاکٹر، اردو میں نعت گوئی۔ اقبال اکادمی پاکستان، لاہور، ۱۹۹۰ء۔ ص ۵۱۲

۴-حفیظ تائب، کلیاتِ حفیظ تائب، القمر انٹرپرائزرز، لاہور، ۲۰۰۵ء۔ ص ۱۵۲

۵-اَیضاً، ص ۱۲۴

۶-اَیضاً، ص ۱۱۹

۷۔ اَیضاً، ص ۱۲۸

۸۔ اَیضاً، ص ۴۳۰

۹۔ اَیضاً، ص ۶۵۷

۱۰۔ اَیضاً، ص ۱۱۶

۱۱-حفیظ تائب۔ وسلمو تسلیما۔ ص۔ ۶۲

۱۲۔ کلیاتِ حفیظ۔ ۱۱۶

۱۳۔ احمد ندیم قاسمی۔ دیباچہ۔ حفیظ تائب۔ وسلمو تسلیما، ص، ۱۱

۱۴۔ کلیاتِ حفیظ، ص ۱۳۰

۱۵۔ اَیضاً، ص ۳٦۸

۱٦۔ حفیظ تائب، صلّوا علیہ وآلہ، لاہور: سیرت مشن پاکستان، ۱۹۷۸ء ص ۷۷

۱۷۔ کلیات حفیظ تائب، ص ۳۷۸

۱۸۔ اَیضاً، ص ۴۴۴

۱۹۔ احمد ندیم قاسمی۔ فلیپ، صلوعلیہ و آلہ، حفیظ تائب، ۱۹۷٦ء

۲۰۔ ریاض مجید، اردو میں نعت گوئی، ص ۱۸۷/۵۱۲

۲۱۔ حفیظ تائب، تعبیر، لاہور: القمر انٹرپرائزز، ۲۰۰۳ء ص ۱۰۳-۱۰۴

۲۲-حفیظ تائب۔ صلّوا علیہ وآلہ۔ لاہور: سیرت مشن پاکستان۔ ۱۹۷۸ء ص ۳۸

۲۳۔ ڈاکٹر انور سدید، بیسویں صدی کی اردو شاعری اور دوسرے مضامین، لاہور: مقبول اکیڈمی، سنہ ندارد، ص ۳٦

۲۴۔ حفیظ تائب۔ صلّوا علیہ وآلہ، ص ۳۹

۲۵۔ کلیاتِ حفیظ تائب، ص ۴۵۲

۲٦۔ اَیضاً، ص ۱۴۷

۲۷۔ اَیضاً، ص ۱٦۷

۲۸۔ اَیضاً، ص ۱۵۴

۲۹۔ محمد فخر الحق نوری، ڈاکٹر، حفیظ تائب اور اُن کی نعت گوئی-ایک تاثر" مشمولہ مدحت (نعتیہ ادب کا کتابی سلسلہ، خصوصی شمارہ نمبر ۳، اکتوبر تا مارچ، ۲۰۱۱ء ص ۲۷٦

۳۰-کلیاتِ حفیظ تائب، ص ۲۴۸

۳۱۔ اَیضاً، ص ۱۲۵

۳۲۔ عارف عبد المتین، بے مثال ﷺ، حفیظ تائب، ، ملتان: کاروانِ ادب، ۱۹۸۵ء، ص ۱۵۷

**References in Roman Script:**


1. Farman Fateh Puri, Dr. Urdu ki Naatia Shairi, Aina-e-Adab,1974, Lahore. P.21
2. Hafeez Taib, Wasalimo Tasleema, Al-Qamar Enterprisers, 2004. P.9
3. Riaz Majeed, Dr., Urdu mein Naat Goi, Iqbal Academy Lahore, 1990, P.512.
4. Hafeez Taib, Kulyat-e-Hafeez Taib, Alqamar Enterprisers, Lahore,2005, P.152
5. Ibid, P.124
6. Ibid, P.119
7. Ibid, P.128
8. Ibid, P.430
9. Ibid, P.657
10. Ibid, P.116
11. Hafeez Taib, Wasal-e-mo-Tasleema, P.62.
12. Hafeez Taib, Kulyat-e-Hafeez Taib, P.116.
13. Ahmad Nadeem Qasmi, Preface, Wasal-e-mo-Tasleema, P.11.
14. Hafeez Taib, Kulyat-e-Hafeez Taib, P.130.
15. Ibid, P.368.
16. Hafeez Taib,Salo-Alaihi-Wa-Aalehi , Seerat Mission Pakistan, 1974, P.77
17. Hafeez Taib, Kulyat-e-Hafeez Taib , Page,378
18. Ibid, P.444
19. Ahmad Nadeem Qasmi,Salo-Alaihi-Wa-Aalehi , by Hafeez Taib ,Flap(P.N/A)
20. Riaz Majeed , Dr., Urdu mein Naat Goi,P.187
21. Hafeez Taib, Tabeer, Tabeer, Al-Qamar Enterprisers,2003,P.103-104
22. Ahmad Nadeem Qasmi, Wasal-e-mo-Tasleema, P.38.
23. Anwar Sadeed, Dr. Besveen Sadi ki Urdu Shairi or Dosry Mazameen.Maqbool Academy, Lahore, P.36
24. Hafeez Taib, Salo-Alaihi-Wa-Aalehi, P.39
25. Hafeez Taib, Kulyat-e-Hafeez Taib, P.452

26. Ibid, P.147
27. Ibid, P.167
28. Ibid, P.154
29. Muhammad Fakhr-ul Haq Noori, Dr. “Hafeez Taib oar un ki naat goi. Aik Tasur”Midhat, Special edition March- October 2011.P.276
30. Hafeez Taib, Kulyat-e-Hafeez Taib, P.258
31. Ibid, P.125.
32. Arif Abdul Mateen, Bemisaal. Karwan-e-Adab, Multan, 1985. P.157-156.